جلد ۵۴/۱۹	۲۸ شہادۃ ۱۳۴۴ ھش ۔ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۸۴ ھ ۔ ۲۸ اپریل ۱۹۶۵ء	نمبر ۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ اپریل بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۷ اپریل۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ آجکل کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

— ربوہ۔ انشاء اللہ العزیز آج مورخہ ۲۷ اپریل بروز منگل محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نائب وکیل التبشیر شام کو پونے نو بجے مسجد محمود میں قبولیت دعا کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔ (منتظم تربیتی کلاس)

— ربوہ — آج مورخہ ۲۷ اپریل کو مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت شرقی (ب) کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب محلہ کی مسجد میں یوم والدین کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں علماء سلسلہ اہم موضوعات پر تقاریر فرمائیں گے نیز محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تقریر کا ریکارڈ بھی سنایا جائے گا۔ مزید برآں تحریک جدید کی طرف سے سلائیڈز بھی دکھائی جائیں گی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔ احباب بکثرت شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(زعیم محلہ دارالرحمت شرقی (ب))

— لاہور۔ مکرم میجر عبداللہ مہار صاحب تحریر فرماتے ہیں برادرم چوہدری بشیر احمد صاحب منیجر ماڈرن موٹرز راولپنڈی عرصہ سے دل کا عارضہ قلب بیمار ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت اب افاقہ ہے۔ تاہم ابھی مکمل صحت نہیں ہوئی احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے تئیں بے شر بناؤ اور آپس میں صلح کاری اختیار کرو

صلح کاری اعلیٰ درجہ کا ایک خُلق ہے اور انسانیت کے لئے ازبس ضروری ہے

"تیسری قسم ترکِ شر کی اخلاق میں سے وہ قسم ہے کہ جس کو عربی میں ھدنہ اور ھون کہتے ہیں یعنی دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے شر انسان ہونا اور صلح کاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ پس بلاشبہ صلح کاری اعلیٰ درجہ کا ایک خُلق ہے اور انسانیت کے لئے ازبس ضروری ہے۔ اور اس خُلق کے مناسب حال طبعی قوت جو بچہ میں ہوتی ہے جس کی تعدیل سے یہ خُلق بنتا ہے الفت ہے یعنی خوگرفتگی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان صرف طبعی حالت میں یعنی اس حالت میں کہ جب انسان عقل سے بے بہرہ ہو صلح کے مضمون کو سمجھ نہیں سکتا اور نہ جنگ جوئی کے مفہوم کو سمجھ سکتا ہے پس اس وقت جو ایک عادت موافقت کی اس میں پائی جاتی ہے وہ صلحکاری کی عادت کی جڑھ ہے۔ لیکن چونکہ وہ عقل اور تدبر اور خاص ارادہ سے اختیار نہیں کی جاتی۔ اس لئے خُلق میں داخل نہیں بلکہ خُلق میں تب داخل ہوگی کہ جب انسان بالارادہ اپنے تئیں بے شر بنا کر صلحکاری کے خُلق کو اپنے محل پر استعمال کرے اور بے محل استعمال کرنے سے مجتنب رہے۔ اس میں اللہ جل شانہ یہ تعلیم فرماتا ہے۔ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ۔ اَلصُّلْحُ خَیْرٌ۔ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ۔ یعنی آپس میں صلح کاری اختیار کرو صلح میں خیر ہے جب وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ۔ خدا کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور اگر کوئی لغو بات کسی سے سنیں جو جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی ایک تمہید ہو تو بزرگانہ طور پر طرح دے کر چلے جاتے ہیں اور ادنےٰ ادنےٰ بات پر لڑنا شروع نہیں کر دیتے یعنی جب تک کوئی تکلیف نہ پہنچے اس وقت تک ہنگامہ پردازی کو اچھا نہیں سمجھتے اور صلحکاری کے محل شناسی کا یہی اصول ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو خیال میں نہ لاویں اور معاف فرما دیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۶۳۔۶۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

جماعتِ احمدیہ کی اندرونی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے قیام کی

چھ اہم اغراض

ایمان بالغیب، اقامتِ صلوٰۃ، خدمتِ خلق، ایمان بالقرآن، بزرگانِ دین کا احترام اور یقین بالآخرۃ

تمام مجالس کا فرض ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کریں اور تربیتی نقائص کو دور کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک روح پرور تقریر

فرمودہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۱ء — بمقام قادیان

میں احباب کو مجلس انصاراللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جماعت کے احباب یا چالیس سال سے کم عمر کے ہیں یا چالیس سے زیادہ کے۔ اور میں نے چالیس سال سے کم عمر والوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ اور زیادہ عمر والوں کے لئے مجلس انصاراللہ قائم کی ہے باقی عورتیں ہیں ان کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔

میری غرض ان تحریکات سے یہ ہے

کہ جو قوم بھی اصلاح و ارشاد کے کام میں پڑتی ہے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے کہ اور لوگ ان کے ساتھ شامل ہوں۔ اور یہ خواہش کہ اور لوگ جماعت میں شامل ہو جائیں۔ جہاں جماعت کو عزت اور طاقت بخشتی ہے وہاں بعض اوقات جماعت میں ایسا رخنہ پیدا کرنے کا موجب بھی ہو جایا کرتی ہے جو تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ جماعت اگر کروڑ دو کروڑ بھی ہو جائے اور اس میں دس لاکھ منافق ہوں تو بھی اس میں اتنی طاقت نہیں ہو سکتی جتنی کہ اگر دس ہزار مخلص ہوں تو ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چند صحابہؓ نے جو کام کئے وہ آج چالیس کروڑ مسلمان بھی نہیں کر سکتے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

مسلمانوں کی مردم شماری

کرائی تو ان کی تعداد سات سو تھی۔ صحابہؓ نے خیال کیا کہ شاید آپؐ نے اس واسطے مردم شماری کرائی ہے کہ آپؐ کو خیال ہے کہ دشمن ہمیں تباہ نہ کر دے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ اب تو ہم سات سو ہو گئے ہیں کیا اب بھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ کوئی ہمیں تباہ کر سکے گا۔ یہ کیا شاندار ایمان تھا کہ وہ سات سو ہوتے ہوئے یہ خیال تک بھی نہیں کر سکتے تھے کہ دشمن انہیں تباہ کر سکے گا مگر آج صرف ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان ہیں مگر حالت یہ ہے کہ جس سے بھی بات کرو اندر سے کھوکھلا معلوم ہوتا ہے اور سب ڈر رہے ہیں کہ معلوم نہیں کیا ہو جائے گا۔ کجا تو سات سو میں اتنی جرأت تھی اور کجا آج سات کروڑ بلکہ دنیا میں چالیس کروڑ مسلمان ہیں مگر سب ڈر رہے ہیں۔ اور یہ ایمان کی کمی کی وجہ سے ہے جس کے اندر ایمان ہوتا ہے وہ کسی سے ڈر نہیں سکتا۔

ایمان کی طاقت بہت بڑی ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ ہے ایک دفعہ آپؑ گورداسپور میں تھے میں وہاں تو تھا مگر اس مجلس میں نہ تھا جس میں یہ واقعہ ہوا۔ مجھے ایک دوست نے جو اس مجلس میں تھے سنایا کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور بعض دوسرے احمدی بہت گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ فلاں مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ ہے لاہور گیا تھا۔ آریوں نے اس پر بہت زور دیا کہ مرزا صاحب ہمارے مذہب کے سخت مخالف ہیں ان کو ضرور سزا دے دو خواہ ایک ہی دن کی کیوں نہ ہو۔ یہ تمہاری قومی خدمت ہو گی اور وہ ان سے وعدہ کر کے آیا ہے کہ میں ضرور سزا دوں گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات سنی تو آپؑ لیٹے ہوئے تھے یہ سنکر آپؑ کہنی کے بل ایک پہلو پر ہو گئے اور فرمایا خواجہ صاحب آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔

کیا کوئی خدا تعالیٰ کے شیر پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مجسٹریٹ کو یہ سزا دی کہ پہلے تو اس کا گورداسپور سے تبادلہ ہو گیا اور پھر اس کا تنزل ہو گیا۔ یعنی وہ ای اے سی سے منصف بنا دیا گیا اور فیصلہ دوسرے مجسٹریٹ نے آکر کیا تو ایمان کی طاقت بڑی زبردست ہوتی ہے۔ اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس جماعت میں نئے لوگوں کے شامل ہونے کا اس صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے کہ شامل ہونے والوں کے اندر ایمان اور اخلاص ہو ورنہ صرف تعداد میں اضافہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔ اگر کسی کے گھر میں دس سیر دودھ ہو تو اس میں دس سیر پانی ملا کر وہ خوش نہیں ہو سکتا کہ اب اس کا دودھ بیس سیر ہو گیا ہے۔

خوشی کی بات یہی ہے

کہ دودھ ہی بڑھایا جائے اور دودھ بڑھانے میں ہی فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو قومیں تبلیغ میں زیادہ کوشش کرتی ہیں ان کی تربیت کا پہلو کمزور ہو جایا کرتا ہے اور ان مجالس کا قیام میں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے۔ چالیس سال سے کم عمر والوں کے لئے خدام الاحمدیہ اور چالیس سال سے اوپر عمر والوں کے لئے انصاراللہ اور عورتوں کے لئے لجنہ اماء اللہ ہے۔ ان مجالس پر دراصل تربیتی ذمہ داری ہے۔ یاد رکھو کہ

اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر لکھ رہے تھے ایک مصرعہ آپؑ نے لکھا کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اسی وقت آپؑ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا جو یہ ہے کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت تقویٰ پر قائم ہو جائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا نہ وہ دشمن سے ذلیل ہو گی اور نہ اسے کوئی آسمانی یا زمینی بلائیں تباہ کر سکیں گی۔ اگر کوئی قوم تقویٰ پر قائم ہو جائے تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔

قرآنِ کریم کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

الٓمٓ ذٰلک الکتاب
لاریب فیہ ھدًی
للمتقین۔

لاریب فیہ تو

قرآن کریم کی ذاتی خوبی

بتائی اور دوسروں سے تعلق رکھنے والی خوبی یہ بتائی کہ ھدًی للمتقین یعنی یہ کلام متقی پر اثر کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص تو روٹی کھاتا اور اس سے طاقت حاصل کر کے کھڑا ہوتا ہے اور دوسرے کو دو آدمی پکڑ کر کھڑا کرتے ہیں۔ غیر متقی کو جو ہدایت ہوتی ہے وہ تو ایسی ہوتی ہے جیسے دو آدمی

کسی کو کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کر دیں۔ مگر جو متقی ہے وہ اس سے غذا لیتا اور طاقت حاصل کرتا ہے۔ اگر ہم ترقی کر سکتے ہیں تو قرآن کریم کی مدد سے ہی اور

قرآن کریم کہتا ہے

کہ اس کی غذا متقی کے لئے ہی طاقت اور قوت کا موجب ہو سکتی ہے۔ اگر کسی شخص کے معدہ میں کوئی خرابی ہو تو اسے گھی۔ انڈے۔ مرغ بادام۔ پستہ اور کتنی اعلےٰ غذائیں کیوں نہ کھلائی جائیں اسے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا بلکہ الٹا اسے ہیضہ ہو جائے گا۔ غذا اسی صورت میں فائدہ دے سکتی ہے جب وہ ہضم ہو۔ اگر ہضم نہ ہو تو الٹا نقصان کرتی ہے۔ اور قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ غذا ایسی ہے۔ جو مومن کے معدہ میں ہی ٹھہر سکتی ہے۔ پس

اگر یہ سچ ہے

کہ ہم نے قرآن کریم سے فائدہ اٹھانا ہے اور اس سے فائدہ اٹھائے بغیر ہم کوئی ترقی نہیں کر سکتے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔

کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم

یعنی تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ پس بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے سکھایا۔ اور بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے سیکھا۔ اس میں محمدؐ سے مراد دراصل قرآن کریم ہی ہے۔ کیونکہ آپؐ ہی قرآن کریم کے الفاظ لائے ہیں۔ پس جماعت کا تقوےٰ پر قائم ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس زمانہ میں مومن اگر ترقی کر سکتے ہیں۔ تو قرآن کریم پر چل کر ہی۔ اور اگر یہ غذا ہضم نہ ہو سکے تو پھر کیا فائدہ۔ اور اگر اسے ہضم کرنا چاہتے ہو تو متقی بنو۔ ابتدائی تقویٰ جس سے قرآن کریم کی غذا ہضم ہو سکتی ہے وہ کیا ہے وہ ایمان کی درستی ہے۔

تقویٰ کیلئے پہلی ضروری چیز

ایمان کی درستی ہے۔ قرآن کریم نے مومن کی علامت یہ بتائی ہے۔ کہ یؤمنون بالغیب۔ ہر شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میں متقی کیسے بنوں۔ پس اس کی پہلی علامت ایمان بالغیب ہے یعنی اللہ تعالےٰ ملائکہ، قیامت اور رسولوں پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ۔ ملائکہ اور رسالت نظر نہیں آتی۔ اس لئے اس کے دلائل قرآن کریم نے بیان کئے ہیں۔ اور وہ دلائل ایسے ہیں کہ انسان کے لئے ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ مگر کئی لوگ ہیں جو غور نہیں کرتے آجکل ایمان بالغیب پر لوگ تمسخر اڑاتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کو مانتے ہیں بعض لوگ ان کا تمسخر اڑاتے ہیں تو کہتے ہیں تم تعلیم یافتہ ہو کر خدا کو مانتے ہو۔ پھر قیامت اور مرنے کے بعد

اعمال کی جزا سزا

پر بھی لوگ تمسخر اڑاتے ہیں۔ ملائکہ بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام اور دین لانے والے ہیں۔ اور یہ سب ابتدائی صداقتیں ہیں۔ مگر لوگ ان سب باتوں کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ یہ سارا ایک ہی سلسلہ ہے۔ اور جس نے اس کی ایک کڑی کو بھی چھوڑ دیا۔ وہ ایمان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب میں شامل ہے۔ اور

یہی توکل کا مقام ہے

ایک شخص اگر دس سیر آٹا کسی غریب کو دیتا ہے۔ اور یہ امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا اجر ملے گا۔ تو وہ گویا غیب پر ایمان لاتا ہے۔ وہ کسی حاضر نتیجہ کے لئے یہ کام نہیں کرتا بلکہ غیب پر ایمان لانے کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ بلکہ جو شخص خدا تعالےٰ پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ بھی اگر ایسی کوئی نیکی کرتا ہے تو

غیب پر ایمان

کی وجہ سے ہی کر سکتا ہے۔ فرض کرو کوئی شخص قومی نقطہ نگاہ سے کسی غریب کی مدد کرتا ہے۔ تو بھی یہی سمجھ کر کرتا ہے کہ اگر کسی وقت مجھ پر یا میرے خاندان پر زوال آیا تو اسی طرح دوسرے لوگ میری یا میرے خاندان کی مدد کریں گے۔ تو تمام ترقیات غیب پر مبنی ہیں۔ کیونکہ بڑے کاموں کے نتائج فوراً نہیں نکلتے۔ اور ایسے کام جن کے نتائج نظر نہ آئیں حوصلہ والے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

قربانی کا مادہ

بھی ایمان بالغیب ہی انسان کے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ گویا قرآن کریم نے ابتدا میں ہی ایک ایسی بات اپنے ماننے والوں میں پیدا کر دی۔ چنانچہ وہ صحابہؓ جو بدر اور احد کی لڑائیوں میں لڑے۔ کیا وہ کسی ایسے نتیجہ کے لئے لڑے تھے جو سامنے نظر آ رہا تھا۔ نہیں بلکہ ان کے دلوں میں ایمان بالغیب تھا۔ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر مکہ کے بعض امراء نے صلح کی کوشش کی۔ مگر بعض ایسے لوگوں نے جنہیں نقصان پہنچا ہوا تھا۔ شور مچا دیا کہ ہرگز صلح نہیں ہونی چاہیئے آخر ایک شخص نے کہا کہ کسی آدمی کو بھیجا جائے جو

مسلمانوں کی طاقت کا اندازہ

کر کے آئے چنانچہ ایک آدمی بھیجا گیا اور اس نے آکر کہا کہ اے میری قوم میرا مشورہ یہی ہے کہ ان لوگوں سے لڑائی نہ کرو۔ انہوں نے کہا تم بتاؤ تو سہی کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ اور سامان وغیرہ کیسا ہے۔ اس نے کہا کہ میرا اندازہ ہے کہ مسلمانوں کی تعداد ۳۱۰ اور ۳۳۰ کے درمیان ہے اور کوئی خاص سامان بھی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ پھر جب یہ حالت ہے تو تم یہ مشورہ کیوں دیتے ہو۔ کہ ان سے لڑائی نہ کی جائے۔ جب ان کی تعداد بھی ہم سے بہت کم ہے۔ اور سامان بھی ان کے پاس بہت کم ہے۔ اس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں نے اونٹوں اور گھوڑوں پر آدمی نہیں بلکہ

موتیں سوار دیکھی ہیں

میں نے جو چہرہ بھی دیکھا میں نے معلوم کیا کہ وہ تہیہ کئے ہوئے ہے۔ کہ خود بھی مر جائیگا اور تم کو بھی مار دے گا۔ چنانچہ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ابوجہل میدان میں کھڑا تھا اور عکرمہؓ اور خالد بن ولیدؓ جیسے بہادر نوجوان اس کے گرد پہرہ دے رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ تو دونوں طرف پندرہ پندرہ سال کے بچے کھڑے تھے۔ میں نے خیال کیا کہ آج میں کیا جنگ کر سکوں گا۔ جبکہ میرے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ لیکن ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک لڑکے نے آہستہ سے مجھے کہنی ماری اور پوچھا چچا وہ

ابوجہل کون ہے

جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا ہے۔ میں نے خدا سے عہد کیا ہے۔ کہ آج اسے مار دوں گا۔ ابھی وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دوسرے لڑکے نے بھی اسی طرح آہستہ سے کہنی ماری اور مجھ سے یہی سوال کیا۔ میں اس بات سے حیران تو ہوا۔ مگر انگلی کے اشارہ سے بتایا کہ ابوجہل وہ ہے جو خود پہنے کھڑا ہے۔ اور ابھی میں نے انگلی کا اشارہ کر کے ہاتھ نیچے ہی کیا تھا کہ وہ دونوں بچے اس طرح پر جا گرے۔ اور جس طرح چیل اپنے شکار پر جھپٹتی ہے۔ اور تلواریں سونت کر ایسی بے جگری سے اس پر حملہ آور ہوئے کہ اس کے محافظ سپاہی ابھی تلواریں سنبھال بھی نہ سکے تھے کہ انہوں نے ابوجہل کو نیچے گرا دیا۔ ان میں سے ایک کا بازو کٹ گیا۔ مگر قبل اس کے کہ باقاعدہ جنگ شروع ہو۔ ابوجہل مہلک طور پر زخمی ہو چکا تھا یہی چیز تھی جس نے ان لوگوں میں اتنی جرأت پیدا کر دی تھی۔

یہ ایمان بالغیب ہی تھا

جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ہر وقت قربانیوں کی آگ میں جھونکنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور یہ ایمان بالغیب ہی تھا جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں یہ یقین پیدا ہو چکا تھا کہ دنیا کی نجات اسلام میں ہی ہے۔ اور خواہ کچھ ہو ہم اسلام کو دنیا میں غالب کر کے رہیں گے۔

پس مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام یہ ہے کہ جماعت میں تقوےٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے

پہلی ضروری چیز ایمان بالغیب ہے،

انہیں اللہ تعالےٰ، ملائکہ۔ قیامت۔ رسولوں اور اس شاندار اور عظیم الشان نتیجہ پر جو آئندہ نکلنے والے ہیں۔ ایمان پیدا کرنا چاہیئے۔ انسان کے اندر بزدلی اور نفاق وغیرہ اسی وقت پیدا ہوتے ہیں جب دل میں ایمان بالغیب نہ ہو۔ اس صورت میں انسان سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے۔ یہ بھی اگر چلا گیا۔ تو پھر کچھ نہ رہے گا۔ اور اس لئے وہ قربانی کرنے سے ڈرتا ہے۔

یؤمنون بالغیب کے ایک معنے امن دینا بھی ہے۔ یعنی جب قوم کا کوئی فرد باہر جاتا ہے تو اس کے دل میں یہ اطمینان ہونا ضروری ہے۔ کہ اس کے بھائی اس کے بیوی بچوں کو امن دیں گے کوئی قوم جہاد نہیں کر سکتی۔ جب تک اسے یہ یقین نہ ہو۔ کہ اس کے پیچھے رہنے والے بھائی دیانتدار ہیں۔

پس ان تینوں مجلسوں کا ایک یہ بھی کام ہے کہ جماعت کے اندر ایسی

امن کی روح پیدا کریں

ان تینوں مجالس کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ایمان بالغیب ایک میخ کی طرح ہر احمدی کے دل میں اس طرح گڑ جائے کہ اس کا ہر خیال ہر قول اور ہر عمل اس کے تابع ہو۔ اور یہ ایمان قرآن کریم کے علم کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا جو لوگ فلسفیوں کی جھوٹی اور پُر فریب باتوں سے متاثر ہوں۔ اور قرآن کریم کا علم حاصل کرنے سے غافل رہیں۔ وہ ہرگز کوئی کام نہیں کر سکتے۔ پس مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کی یہ پالیسی ہونی چاہیئے کہ وہ آئیں قرآن سے اندر

پیدا کریں اور ہر ممکن ذریعہ سے اس کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ لیکچروں کے ذریعہ اسباق کے ذریعہ۔ اور بار بار امتحان لے کر ان باتوں کو دلوں میں راسخ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھایا جائے یہاں تک کہ ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے بڑے کے دل میں ایمان بالغیب پیدا ہو جائے۔

دوسری ضروری چیز

نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے قرآن کریم نے یؤدون الصلوٰۃ کہیں نہیں فرمایا یا یصلون نہیں کہا بلکہ جب بھی نماز کا حکم دیا ہے یقیمون الصلوٰۃ فرمایا ہے اور اقامت کے معنے باجماعت نماز ادا کرنے کے ہیں۔ اور پھر اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ گویا صرف نماز کا ادا کرنا کافی نہیں بلکہ نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے۔ اور اس طرح ادا کرنا ضروری ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص نہ رہے۔ اسلام میں نماز پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ قائم کرنے کا حکم ہے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ نماز پڑھنے پر خوش نہ ہو بلکہ نماز قائم کرنے پر خوش ہو۔ پھر خود ہی نماز قائم کر لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو اس پر قائم کرنا چاہیئے۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی اقامت نماز کا عادی بنانا چاہیئے بعض لوگ خود تو نماز کے پابند ہوتے ہیں مگر بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اگر دل میں اخلاص ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے۔ ہماری جماعت میں ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے مجھے لکھا کہ میرے والد میرے نام الفضل جاری نہیں کراتے۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل ہو اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہ رہے گی لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ کتابیں جو وہ پڑھتا ہے وہ اثر نہ ڈالیں۔ دوست اثر نہ ڈالیں۔ اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں۔ تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیا جائے اور تریاق سے بچایا جائے تو میں بتا رہا تھا کہ

اقامتِ نماز ضروری ہے

اور اس میں خود نماز پڑھنا۔ دوسروں کو پڑھوانا۔ اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا۔ باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ . . . .

. . . .

. . . .

. . . اس کی طرف ہمارے دوستوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔

مجھے افسوس ہے کہ کئی لوگوں کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ خود تو نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی اولاد نہیں پڑھتی۔ اولاد کو نماز کا پابند بنانا بھی اشد ضروری ہے اور نہ پڑھنے پر ان کو سزا دینی چاہیئے۔ ایسی صورت میں بچوں کا خرچ بند کرنے کا تو حق نہیں ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں خرچ تو دیتا رہوں گا مگر تم میرے سامنے نہ آؤ جب تک نماز کے پابند نہ ہو۔ ہاں اگر کوئی بچہ کہہ دے کہ میں مسلمان نہیں ہوں تو پھر البتہ حق نہیں کہ اس پر زور دیا جائے لیکن اگر وہ احمدی اور مسلمان ہے تو پھر اسے سزا دینی چاہیئے اور کہہ دینا چاہیئے کہ آج سے تم ہمارے گھر میں نہیں رہ سکتے۔ جب تک کہ نماز کے پابند نہ ہو جاؤ۔

تیسری چیز

وممّا رزقنٰھم ینفقون یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی پہلی چیز جذبات ہیں۔ بچہ جب ذرا ہوش سنبھالتا ہے تو محبت اور پیار اور غصہ کو محسوس کرتا ہے۔ خوش ہوتا اور ناراض ہوتا ہے۔ پھر پیدائش سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ نے انسان کو آنکھیں۔ ناک کان اور ہاتھ پاؤں دیئے ہیں۔ پھر بڑا ہونے پر علم ملتا ہے۔ طاقت ملتی ہے ان سب میں سے تھوڑا تھوڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا مطالبہ ہے۔ علم روپیہ۔ عقل۔ جذبات اور اپنی طاقتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے یہ مطالبہ ایسا وسیع ہے کہ اس کی تفصیل کے لئے کئی گھنٹے درکار ہیں۔ اور اس پہ ہزار صفحہ کی کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ بہت سے ہیں جو تھوڑا بہت صدقہ دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس مطالبہ کو پورا کر دیا۔ حالانکہ یہ بہت وسیع ہے جہاد کا حکم بھی اسی کا ایک جزو ہے۔ بعض امراء صدقہ دے دیتے ہیں۔ کچھ پیسے خرچ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کر دی حالانکہ

اس کا مطلب صرف یہ ہے

کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بہت سی چیزوں میں سے ایک کو خرچ کر دیا مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب کچھ جو تمہیں دیا گیا ہے ان سب میں سے کچھ کچھ خرچ کرو۔ ہماری تائی صاحبہ تھیں اسی پچاسی سال کی عمر میں سارا سال روئی کو کتوانا پھراٹیاں بنانا۔ پھر جلاہوں کو دے کر اس کا کپڑا بُنوانا۔ اور پھر رضائیاں اور توشکیں بنوا کر غریبوں میں تقسیم کرنا ان کا دستور تھا اور اس میں سے بہت سا کام وہ اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ جب کہا جاتا کہ دوسروں سے کرا لیا کریں تو کہتیں اسطرح مزا نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنیکا حکم ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چند پیسے کسی غریب کو دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو گیا۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ جو شخص پیسے تو خرچ کرتا ہے مگر اصلاح و ارشاد کے کام میں حصہ نہیں لیتا وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس حکم پر عمل کر لیا ہے یا جو یہ کام بھی کرتا ہے مگر ہاتھ پاؤں اور اپنی طاقت کو خرچ نہیں کرتا۔ بیواؤں اور یتیموں کی خدمت نہیں کرتا وہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس پر عمل کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں

ساری قوتوں کو صرف کرنے کا حکم ہے

جذبات کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا ضروری ہے۔ مثلاً غصہ چڑھا تو معاف کر دیا۔ اسی کے ماتحت ہاتھ سے کام کرنا اور محنت کرنا بھی ہے۔ اور میں خدام الاحمدیہ کو خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خدمتِ خلق کی روح نوجوانوں میں پیدا کریں۔ شادیوں بیاہوں اور دیگر تقریبات میں کام کرو۔ خواہ وہ کسی مذہب کے لوگوں کی ہوں۔

اس کے بعد فرمایا والّذین یؤمنون بما انزل الیک اس میں ایمان بالقرآن کا حکم ہے مگر اس کو صرف ماننا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ہر حکم کو اپنے اوپر حاکم بنانا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے احباب کو یہ نصیحت کی تھی کہ قرآن کریم نے عورتوں کو حصہ دینے کا جو حکم دیا ہے اس پر عمل کریں۔ اور چند سال ہوئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے احباب سے کہا تھا کہ کھڑے ہو کر اس کا اقرار کریں۔ اور اکثر نے کیا بھی تھا مگر میرے پاس شکائتیں پہنچتی رہتی ہیں کہ بعض احمدی نہ صرف یہ کہ خود حصہ نہیں دیتے بلکہ دوسروں سے لڑتے ہیں کہ تم بھی کیوں دیتے ہو۔ مسلمانوں نے جب عورتوں سے یہ سلوک شروع کیا تو خدا تعالیٰ نے ان کو عورتیں بنا دیا۔ انہیں ماتحت کر دیا اور دوسروں کو ان پر حاکم کر دیا انہوں نے عورتوں کو ان کے حق سے محروم کیا تو خدا تعالیٰ نے ان سے حکومت چھین کر انگریزوں کو دے دی۔ انہوں نے عورتوں کو نیچے گرایا اور خدا تعالیٰ نے ان کو گرا دیا۔ لیکن اگر تم آج عورتوں کو ان کے حقوق دینے لگ جاؤ اور

مظلوموں کے حق قائم کرو

تو خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور تمہیں اٹھا کر اوپر لے جائیں گے پس عورتوں کے حقوق ان کو ادا کرو اور ان کے حصے ان کو دو۔ مگر اس طرح نہیں جس طرح کا ایک واقعہ میں نے پہلے بھی کئی بار سنایا ہے ایک احمدی تھے انکی

دو بیویاں تھیں۔ قادیان سے ایک دوست ان کے پاس گئے تو ان کو معلوم ہوا کہ وہ اپنی بیویوں کو مارتے ہیں۔ انہوں نے نصیحت کی کہ یہ ٹھیک نہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے تو اپنا یہ اصول بنا رکھا ہے کہ جب ایک غلطی کرے تو اسے تو اس کی غلطی کی وجہ سے مارتا ہوں اور دوسری کو ساتھ اس لئے مارتا ہوں کہ وہ اس پر ہنسے نہیں۔ جو دوست قادیان سے گئے تھے انہوں نے بہت سمجھایا کہ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسے سخت ناپسند فرماتے ہیں۔ اس نے سُنکر کہا کہ اچھا پھر تو بہت بڑی غلطی ہوئی اب کیا کروں۔ کیا معافی مانگوں۔ انہوں نے کہا ہاں معافی مانگ لو۔ وہ گھر پہنچے اور بیویوں کو بُلا کر کہا کہ مجھ سے تو بڑی غلطی ہوتی رہی جو مَیں تم کو مارتا رہا۔

مجھے معلوم ہوا ہے

کہ یہ تو گناہ ہے اور حضرت صاحبؑ اس پر بہت ناراض ہوتے ہیں اس لئے مجھے معافی دے دو۔ وہ دل میں خوش ہوئیں کہ آج ہمارے حقوق قائم ہونے لگے ہیں۔ بگڑ کر کہنے لگیں کہ تم مارا ہی کیوں کرتے ہو۔ اسنے کہا کہ بس غلطی ہو گئی۔ اب معاف کر دو۔ وہ کہنے لگیں کہ نہیں ہم تو معاف نہیں کریں گی اس پر اس نے کہا کہ سیدھی طرح معافی دیتی ہو یا "لاہواں چھل"۔ یعنی کھال ادھیڑدوں۔ وہ سمجھ گئیں کہ بس اب یہ بگڑ گئے ہیں۔ جھٹ کہنے لگیں کہ نہیں ہم تو یونہی کہہ رہی تھیں۔ آپ کی مار تو ہمارے لئے پھولوں کی طرح ہے۔ ہندوستان میں

عورتوں کو جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے

کُتے کو اس طرح نہیں مارا جاتا۔ بیلوں اور جانوروں کو بھی اس طرح نہیں مارا جاتا جس طرح عورتوں کو مارا جاتا ہے اور عورتوں کے ساتھ ان کے اس سلوک کا یہ نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عورتوں کی پوزیشن دے دی ہے۔ جب عورت کی عزت نہ کی جائے تو اولاد کے دل میں بھی خساست پیدا ہوتی ہے۔ باپ خواہ سید ہو لیکن اگر اس کی ماں کی عزت نہ ہو تو وہ اپنے آپ کو انسان کا بچہ نہیں بلکہ ایک انسان اور حیوان کا بچہ سمجھتا ہے اور اس طرح وہ بزدل بھی ہو جاتا ہے۔

پس عورتوں کی عزّت قائم کرو

اس کا نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ تمہارے بچّے اگر گیدڑ ہیں تو وہ شیر ہو جائیں گے

یومنون بما انزل الیک کے بعد ایمان بما انزل من قبلک کا حکم ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ دوسروں کے بزرگوں کا جائز ادب اور احترام کرو۔ گویا اس میں صلح کی تعلیم دی گئی ہے پھر اس میں یہ بھی تعلیم ہے کہ تبلیغ میں نرمی اور سچائی کا طریق اختیار کرو۔

آخری چیز یقین بالآخرۃ ہے

اس کے معنے دو ہیں ایک تو مرنے کے بعد زندگی کا یقین ہے۔ بعض دفعہ انسان کو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں مگر ایمان بالغیب کی طرف اس کا ذہن نہیں جاتا۔ اس وقت اس بات سے ہی اس کی ہمت بندھتی ہے کہ میری اس قربانی کا نتیجہ اگلے جہان میں نکلے گا۔ پھر اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ انسان ایمان رکھے کہ خدا تعالےٰ مجھ پر بھی اسی طرح کلام نازل کر سکتا ہے جس طرح اس نے پہلوں پر کیا۔ اس کے بغیر اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ سے محبت وہی شخص کر سکتا ہے جو یہ سمجھے کہ خدا تعالےٰ میری محبت کا صلہ مجھے ضرور دے سکتا ہے جس کے دل میں یہ ایمان نہ ہو وہ خدا تعالےٰ سے محبت نہیں کر سکتا۔

پس

یہ چھ کام ہیں

جو انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ پوری کوشش کر کے جماعت کے اندر ان امور کو رائج کریں تا کہ ان کا ایمان صرف رسمی ایمان نہ رہے بلکہ حقیقی ایمان ہو جو انہیں اللہ تعالےٰ کا مقرب بنا دے اور وہ غرض پوری ہو جس کے لئے مَیں نے اس تنظیم کی بنیاد رکھی ہے ٭

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

ہر ماہ کے چندہ جات بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں مگر بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ جمع شدہ چندہ جات فوری طور پر ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔

مہتمم مال
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسجد ڈنمارک

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الحمد للہ کہ چار ماہ کے قلیل عرصہ میں احمدی بہنوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں اس وقت تک ایک لاکھ سات ہزار کے وعدے اور تہتّر ہزار روپے کی وصولی مسجد ڈنمارک کے چندہ کی ہو چکی ہے جہاں وصولی کی مقدار خوش کن ہے وہاں وعدوں کی رفتار سُست ہے۔ حالانکہ وصولی تو خواہ دیر میں ہو وعدہ ہر لجنہ اور ہر احمدی عورت کا اب تک آجانا چاہیئے تھا۔ وعدہ کی کمی کی وجہ غالباً یہ ہے کہ بہت سی عہدہ داران نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اندازاً اپنی لجنہ کی طرف سے وعدہ لکھوا دیا تھا۔ انہیں چاہیئے تھا کہ واپس جاکر تفصیلی وعدہ ہر عورت سے لے کر بھجواتیں اس وقت تک تمام لجنات کی طرف سے وعدے وصول نہیں ہوئے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ لجنہ کی عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ جنہوں نے تفصیلی طور پر ابھی تک وعدہ نہیں بھجوایا وہ وعدہ جات مرتب کر کے بھجوائیں اور کوشش کریں کہ کوئی عورت بھی ایسی نہ رہ جائے جو اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہو جہاں لجنہ کا قیام ابھی تک نہیں ہو سکا وہاں کے مربیان یا سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ وہاں کی احمدی خواتین سے وعدہ لے کر بھجوائیں اور وصولی کا انتظام کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی خواتین نے ہمیشہ ہی بے مثال قربانی پیش کی ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ان تک اس تحریک کو پہنچایا جائے اور ان سے چندہ وصول کر کے بھجوایا جائے۔ تین سو یا اس سے زائد رقم دینے والی بہن کا نام مسجد پر کندہ کروایا جائے گا۔ مسجد ڈنمارک کے لئے لجنہ نے دو لاکھ جمع کرنا ہے اس لئے ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ایک اہم پروگرام

احمدی بچّوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک خاص پروگرام کے تحت ۲۸ مئی بروز جمعہ کو شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام چار امتحان (ستارۂ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال بدر اطفال) ہوں گے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے بچّوں کو ان امتحانات کی تیاری کروائیں اور مجلس اطفال الاحمدیہ سے بھی مدد حاصل کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میری ہمشیرہ سول ہسپتال سرگودہا میں تشویشناک طور پر بیمار ہے اس کی مکمل صحتیابی اور شفاء کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(عاجزہ اہلیہ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی محلہ دار الصدر ربوہ)

۲۔ میرے بھتیجے عزیز منصور احمد سلمہٗ کو چند دن ہوئے ہیں بائیں ٹانگ پر فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے اسکی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار بشیر احمد منہاس سیکنڈ ایر سٹوڈنٹ ربوہ)

۳۔ میری والدہ صاحبہ عرصہ تین ماہ سے ٹانگ میں شدید درد سے بیمار ہیں احباب کی خدمت میں صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(شیخ نور الحق محلہ دار البرکات ربوہ)

۴۔ میرے والد مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آف مدن عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ قلب ہسپتال میں صاحبِ فراش ہیں۔ مکمل صحتیابی کے لئے تمام صحابہ کرام۔ بزرگانِ سلسلہ اور تمام احمدی بہن بھائیوں سے درخواستِ دعا ہے۔

(زینت عبد اللطیف ــــ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۷۲۸ میں سلیمہ طاہرہ زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب صابر قوم مدیاہ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال فیکٹری ایریا ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۴/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد درج ذیل ہے۔ گلوبند طلائی ۳ تولے قیمت ۳۷۵/- روپیہ کڑے طلائی ۳ تولے قیمتی ۳۷۵/- روپیہ کانٹے طلائی ۲ تولے قیمتی ۲۵۰/- روپیہ ٹکہ ایک تولہ قیمتی ۱۲۵/- روپیہ انگوٹھی تالیس ۱۱ ماشہ قیمتی ۱۱۴/۵۸ روپے حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپیہ نقد رقم مبلغ ۳۷۵/- روپیہ گھڑی ۵۰/- روپے کل رقم ۳۶۶۴/۵۸ روپیہ ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں اور نہ ہی کوئی ذریعہ آمد ہے۔ البتہ مجھے خاوند کی طرف سے ۱۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے اور مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جس قدر میرا متروکہ ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ سلیمہ طاہرہ۔ گواہ شد محمد اسلم صابر خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد علی خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد فیکٹری ایریا ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۷۲۹ میں محمد شریف ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے مبلغ تیس ہزار روپے جو ایک کاروبار میں لگے ہوئے ہیں مجھے اس سے تقریباً ۳۰۰۰/- روپے سالانہ آمد ہو جاتی ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں لیکن میرا گزارہ صرف اس آمد پر ہی نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ایک ہزار روپیہ ماہانہ تنخواہ ہے۔ میں انشورنس کمپنی میں ملازم ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد شریف جنجوعہ ۸/رگلگشت ملتان۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد رفیق احمد ابن میاں گل محمد ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔

مثل نمبر ۱۷۷۳۰ میں محمد صدیق ولد عبدالواحد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندار عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر ۲/T.D.A ڈاکخانہ چک نمبر ۳/T.D.A ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۴/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۵ ایکڑ زرعی جو میری ملکیت ہے جو چک ۲/T.D.A میں موجود ہے۔ موجودہ قیمت ۲۲۰۰/- روپے ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد صدیق بقلم خود۔ گواہ شد عبدالحمید خان رکا ٹھ گڑھی۔ گواہ شد عبدالکریم خان سیکرٹری مال چک ۲/T.D.A

مثل نمبر ۱۷۷۳۱ میں مجید احمد ولد نواب دین قوم کشمیری بٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۳/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک کنال رقبہ واقع کوٹ لکھپت رائے نزد ماڈل ٹاؤن لاہور مالیتی ۱۲۰۰/- روپے میں خرید کیا ہے جو میری ملکیت ہے میں مندرجہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد بصورت ملازمت ۱۲۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمدن کا ۱/۱۰ حصہ جو بھی ہوگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد مجید احمد بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد سیکرٹری مال حلقہ کینال پارک۔ لاہور۔ گواہ شد نور احمد خان سیکرٹری وصایا مرکزی۔ لاہور۔

مثل نمبر ۱۷۷۳۲ میں زینب بی بی بیوہ مرزا محمد اسماعیل صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن ۱۳۴/۹-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۳/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ اراضی نہری ایک گھماؤں پانچ کنال پانچ مرلے واقع چک ۱۳۴/۹-L ضلع منٹگمری۔ قیمتی ۳۰۷۲/۵۰ روپے اور کچا مکان مالیتی ۵۸۰/- روپے کا ۱/۸ حصہ مالیت ۷۲/۵۰ روپیہ کل جائداد ۳۰۷۲/۵۰ روپے کی مالیت ہے میرا حق مہر ۳۲/- روپے تھا جو وصول کر کے خرچ ہو چکا ہوا ہے۔ میرا گزارہ مندرجہ جائداد کی آمدنی اور بچوں کی آمدنی پر ہے۔ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور کوئی آمد یا جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی میری اور ذاتی آمدن علاوہ ازیں کوئی نہیں۔ اگر کوئی آمدن ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا زینب بی بی۔

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد محمد حسن شمیم خان دارالصدر شرقی ربوہ۔

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی طرف سے یا اپنے مرحومین کی طرف سے ۳۰۰ روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اس کی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۳۴۰۔ مکرم میجر پیر ضیاء الدین صاحب راولپنڈی منجانب والدہ ماجدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ مرحومہ ... ۳۰۰ روپے

۳۴۱۔ مکرم چوہدری علم الدین صاحب کمیشن ایجنٹس غلہ منڈی ہارون آباد منجانب مرحوم والدین ... ۳۴۸ "

۳۴۲۔ مکرم میجر بشیر احمد صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا منجانب والد ماجد میاں محمد امین صاحب پراچہ مرحوم ... ۳۰۰ "

۳۴۳۔ مکرم چوہدری عبد الجلیل خان صاحب ایگزیکٹو آفیسر نوشہرہ ... ۳۰۰ "

۳۴۴۔ مکرم الحاج شیخ خورشید احمد صاحب بمبئی موٹر سٹور کراچی منجانب پسر شیخ جاوید صاحب مرحوم ... ۳۰۰ "

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

انفارمیشن آفیسرز

ویسٹ پاکستان انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ دس اسامیاں تنخواہ ۳۵۰/۲۵/۵۲۵/۴۰/۹۵۰
شرائط گریجوایٹ۔ عمر ۵-۵-۶۵ کو ۲۱ تا ۳۵
درخواستیں مجوزہ فارم میں بنام سیکرٹری ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن ۵-۵-۶۵ تک۔ فارم دفتر کمیشن سے یا ضلع کے ڈی سی سے نقد یا ۵۰ پیسے کا واپسی لفافہ بھیجکر (پ۔ ٹ ۴-۹-۶۵)

ٹریڈ اپرنٹس شپ کراچی شپ یارڈ انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ

عرصہ ٹریننگ ۴ سال۔ معاوضہ سال اول تا چہارم بالترتیب دو روپے۔ اڑھائی روپے، تین روپے اور چار روپے۔
شرائط میٹرک نان میٹرک عمر ۱-۷-۶۵ کو ۱۵ تا ۱۷
درخواستیں ۵-۵-۶۵ تک۔ فارم نقد ۵۰ پیسے یا پوسٹل آرڈر بھیجکر۔ (پ۔ ٹ ۴-۱۱-۶۵)

سٹینو ٹائپسٹس

تحریری ٹسٹ ذریعہ شارٹ ہینڈ۔ اسامیاں ۱۳ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے آفس لاہور۔ تنخواہ ۱۷۵/۱۰/۲۱۵/۱۵/۳۵۰ علاوہ دیگر الاؤنسز
شرائط میٹرک ۱۰-۵-۶۵ کو ۱۸ تا ۲۵
درخواستیں ایک روپے میں (پ۔ ٹ ۴-۱۱-۶۵) ناظر تعلیم ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں اور چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں (مینیجر)

ہماری جماعت کے ذمہ اشاعتِ اسلام کا کام لگایا گیا ہے

یہ کام اسلام کے اعلیٰ مقاصد اور اغراض میں داخل ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اشاعت اسلام کی اہمیت اور اس کے دو مختلف طریقوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے ذمہ ایک کام لگایا گیا ہے اور وہ اشاعت اسلام ہے۔ یہ ہمارے ذمہ ہی نہیں بلکہ یہ اسلام کے اعلیٰ مقاصد اور اغراض میں داخل ہے جیسا کہ فرمایا

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔

تم سب سے بہتر امت ہو اور تمہارے پیدا کرنے کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ تو امت اسلامیہ کے قائم کرنے کی غرض یہ ہے کہ نوع انسان کو ایک مرکز پر جمع کیا جائے۔ لوگ سوسائٹیاں بناتے ہیں اس لئے کہ دنیا کو ایک جگہ پر جمع کریں لیکن اس سے ناواقف ہیں جس نے کہا تھا کہ میں دنیا میں آیا ہی اس غرض سے ہوں کہ دنیا کو ایک بنا دوں اور اس غرض کے لئے اس نے ایک جماعت بھی بنا دی اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

غرض یہ کام اسلام کے اصول میں داخل ہے اور ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اس کام کو مختلف رنگوں میں ہمیں چلانا چاہیئے اس کے لئے اخراجات بھی زیادہ ہوتے ہیں اور مختلف مقامات پر مشن قائم کرنے پڑتے ہیں۔ ایک طریق تو یہ ہے۔ جیسا کہ ایک بزرگ کو کچھ لوگ ملنے گئے۔ انھوں نے کہا کہ فلاں مقام پر اسلام کا بہت کم چرچا ہے۔ تم سب کے سب وہاں چلے جاؤ اور تبلیغ اسلام کرو وہ لوگ چپ کرکے وہاں چلے گئے۔ یا تو یہ رنگ ہو پھر خرچ نہیں ہوگا۔ لیکن اگر یہ رنگ نہیں تو چندہ پر ہی کام ہوگا۔ اور اخراجات بھی ہوں گے۔ پہلے طریق کی مثال تو یہ ہے کہ ایک شخص کدال اٹھاتا ہے اور سخت زمین پر چلاتا اور مٹی کے ڈھیلے اکھاڑتا اور ان کو جوڑ کر دیواریں بناتا اور باپ دادا کے وقت کے کسی درخت کو کاٹ کر شہتیر اور کڑیاں بناتا اور اوپر ڈالتا اور کچھ مٹی اوپر ڈال کر چھت تیار کر لیتا ہے دروازے کے لئے سامنے [illegible] کھڑی کرتا یا دو لکڑیاں کھڑی کرکے تختہ ڈال دیتا ہے جس طرح کہ مرغوں کو بند کرنے کا دروازہ ہوتا ہے اس طرح مفت مکان بن جاتا ہے لیکن اگر ایک شخص پہلے انجینئر مقرر کرکے عمدہ پتھر کا مکان بنوانا چاہے اور پھر خواہش یہ کرے کہ دیکھو فلاں شخص کا مکان مفت میں بن گیا میرا مکان بھی مفت بن جائے تو یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر خرچ نہیں کرنا تو کدال اٹھاؤ اور ڈھیلے نکالو اور ان کو جوڑ کر مکان بنالو پس اسی طرح یا تو مفت تبلیغ ہو اور اس کے لئے یہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ نکل پڑیں اور کچھ جرمن میں چلے جائیں کچھ روس میں اور پچاس ساٹھ امریکہ میں۔ اسی طرح بڑی بڑی تعداد میں نکل کر مختلف ملکوں میں پھیل جاؤ اگر پچاس پچاس آدمی بھی جائیں اور روزانہ ایک ایک گھنٹہ فی کس کے حساب سے تبلیغ دین میں صرف کریں تو پچاس گھنٹے ہوں گے اور اگر ایک شخص جائے اور ایک گھنٹہ روز صرف کرے تو کہیں پانسو سال میں اس ملک کے لوگوں کو پتہ لگے گا کہ یہاں کوئی ان خیالات کا آدمی بھی ہے۔

پس یا تو پہلوں کا طریق اختیار کرنا چاہیئے کوئی چندہ نہیں لیا جائے گا بلکہ سارا جان و مال لیا جائے گا اور اس طرح لوگوں کو اپنے وطن کو چھوڑ کر غیر ممالک میں جانا اور تبلیغ کرنی ہوگی۔ لیکن چاہا تو یہ جاتا ہے کہ کام پہلوں کا سا ہو مگر اس طریق کو اختیار نہیں کیا جاتا اور دوسرا طریق روپیہ خرچ کرنے کا ہے۔ لیکن اس کے لئے چاہتے ہیں کہ روپیہ نہ لگے کہتے ہیں جماعت مقروض ہے اور ادھر امریکہ مشن کی تیاری ہو رہی ہے اور جرمن میں مشن کھولنے کا ارادہ ہے اور اس وقت جرمن میں مشن کھولنے ہی کا سوال در پیش ہے اس صورت میں تبلیغ بند کر دی جائے اور جس طرح غیر احمدی بیٹھے ہیں ہم بھی اسی طرح خاموش اور دین کی تبلیغ سے بے پرواہ ہو کر بیٹھ جائیں اور اگر کام کرنا ہے تو اس کے دو طریق ہیں یا تو ساری جماعت کرے اور جتنے آدمیوں کی مانگ ہے اتنے ہی نکل آئیں یا چندہ کیا جائے اور کچھ لوگوں کو باقاعدہ ان ممالک میں بھیجا جائے"

(الفضل ۷ دسمبر ۱۹۲۲ء)

اسلام افریقہ میں بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے

ٹاؤن ہال پشاور میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر

پشاور (بذریعہ فون) محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے مورخہ ۲۵ اپریل کو ٹاؤن ہال پشاور میں "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ محترم شیخ صاحب نے افریقہ میں لوگوں کے اسلام سے روشناس ہونے کے پس منظر کو بیان فرمایا۔ اور بتایا کہ اسلام افریقہ میں خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حبشہ میں ہجرت کے وقت پہنچ گیا تھا اور وہاں دوام رو بہ ترقی رہا لیکن انیسویں صدی کے دوران وہاں یورپین اقوام کے سیاسی غلبہ کے ساتھ عیسائیت بڑی سرعت کے ساتھ پھیلنی شروع ہو گئی اور عیسائیوں نے اسلام کے خلاف بڑی خطرناک مہم شروع کر دی اور انھوں نے سمجھنا شروع کیا کہ اب افریقہ سے اسلام کا نام و نشان مٹ جائے گا مگر جماعت احمدیہ کے مبلغین کی پر خلوص مساعی کے نتیجہ میں اب یہ صورت حال بالکل بدل چکی ہے اور اسلام بفضل اللہ تعالیٰ بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے چنانچہ آپ نے تفصیل سے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی قرآن سیرالیف کا سواحیلی ترجمہ اور مساجد کی تعمیر کا ذکر بھی دلچسپ پیرائے میں کیا۔

حاضرین جس میں بہت بڑی تعداد غیر از جماعت احباب کی تھی۔ بڑی توجہ سے تقریر کو سنتے رہے محترم شیخ صاحب کی اس تقریر کا اعلان لاؤڈ سپیکر اور مقامی اخبارات کے ذریعہ کیا گیا۔

صبح دس بجے الوا سنٹ لپشاور میں لجنہ اماء اللہ پشاور کی طرف سے جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مکرم شیخ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی اس جلسہ میں غیر از جماعت مستورات کی ایک خاصی تعداد موجود تھی۔ یہ تقریر بھی پوری دلچسپی اور انہماک سے سنی گئی۔

۲۴ اپریل کو جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے مکرم شیخ صاحب کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام فتح النبی ٹیوٹ پشاور کے ہال میں کیا گیا۔ جس میں معززین شہر کو مدعو کیا گیا۔ اس موقع پر بھی مکرم شیخ صاحب نے غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر تفصیل سے کیا۔

بھارتی فوج کو پسپا کر کے پاکستانی دستے دس میل آگے بڑھ گئے

بھارت کے دس چھاتہ بردار فوجی گرفتار کر لئے گئے

کراچی ۲۷ اپریل۔ پاکستان اور بھارت کی فوجوں میں کل رات چھڈ بیٹ کے علاقے میں گھمسان کی جنگ ہوئی جس کے نتیجے میں بھارتی فوج کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اور بھارتی فوج اپنے سپاہی اور بہت سا سامان جنگ چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی۔ بھارتی فوجوں نے متنازعہ علاقے میں آگے بڑھنے کے لئے چھاتہ بردار فوج اتار دی تھی جن میں سے دس چھاتہ برداروں کو پاکستانی فوج نے گرفتار کر لیا ہے پاکستانی دستوں نے بھارتی افواج کے چھوڑے ہوئے تمام سامان جنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بھارتی فوجوں کو پیچھے دھکیلتی ہوئی پاکستانی فوج دس میل آگے بڑھ گئی ہے۔

وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ بھارتی فوجوں نے چھڈ بیٹ کے متنازعہ علاقے میں آگے بڑھ کر نئے مورچے قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس دوران میں بھارت کے ہوائی اور بحری بیڑے نے بھی جارحانہ سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ لیکن پاکستانی فوج نے جن دس چھاتہ برداروں کو گرفتار کیا ہے ان میں سے چھ کل شام گرفتار کئے گئے اور چار کو پرسوں گرفتار کیا گیا تھا ترجمان نے بتایا کہ بھارت نے پاکستان کی جانب سے رن کچھ کے علاقہ میں جنگ بند کرنے اور تمام افواج کو واپس بلانے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اس کے برعکس رن کچھ کے علاقہ میں نئی خندقیں کھودی جا رہی ہیں اور مزید فوجی کمک پہنچائی جا رہی ہے۔ بھارتی وزیر دفاع کے ایک اعلان کے مطابق بھارت کے تمام فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں اور پاکستانی سرحدوں کے ساتھ بھارتی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴